ھو العلیم والحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماں فقط ماما ہے گھر کی بیوی جب سے گئی گھر میں ☆ کار نامرداں ہے یہ یا میاں میں زن پرست
ماں کے قدموں میں دکھا بیوی کو اپنی جو پسر ☆ پا لیا جنت کو وہ از حکم آں خیر البشر

جگر پارے

وجود میرا ہے کانٹا سا اک شکستہ ہوا ☆ تھی گھاٹ اتر جاؤں ہو خوشی سب کی
چراغ گھی کے جلیں گھر یہ گھر عزیزوں کے ☆ سنیں گے خبر کہ حیدر نے جب کہ رحلت کی

مرتبہ

سید حیدر پاشاہ قادری کرنولی
مقیم مغل پورہ حیدرآباد دکن

(حمیدیہ پریس)

نوجوان کا طریقہ کار

نوجوان کے نئے اطوار نظر آتے ہیں
زن و زر کے وہ پرستار نظر آتے ہیں

خونِ جگر کا تھا جہاں انکا پسینہ تھا بہا
آج وہ ہم سے ہی بیزار نظر آتے ہیں

جس پہ قربان دل و جاں سے ہوا کرتے تھے
ہاتھ میں لے کے وہ تلوار نظر آتے ہیں

مکر و عیار کے پھندوں میں الجھ جائے جو
انہیں گلزار بھی کوہسار نظر آتے ہیں

پہلے پروانہ تھے وہ شمعِ محبت کے مگر
اب تو وہ برسرِ پیکار نظر آتے ہیں

دم بھرا کرتے تھے اپنوں کی محبت کا اب
الفتِ بت میں وہ سرشار نظر آتے ہیں

غیر تو غیر عزیزوں سے بھی نالاں ہوں میں
دست و بازو بھی ستمگار نظر آتے ہیں

حوصلے کرب و مصیبت کے بڑھے جاتے ہیں
جب سے بگڑے ترے کردار نظر آتے ہیں

ہمنوا اپنا زمانہ ہے کہ حیدر ہی نہیں
در و دیوار بھی غم خوار نظر آتے ہیں

دل کی پکار

رنجور دل ہے پھر بھی جئے جا رہا ہوں میں
جامہائے صبر و تلخ پئے جا رہا ہوں میں

پامال زندگی کو کئے جا رہا ہوں میں
کہنے کو تو جہاں میں جئے جا رہا ہوں میں

نورِ نظر جو کہتے ہیں اولاد کو مگر
دردِ جگر ہے کس لئے لئے جا رہا ہوں میں

وہ شجرِ باثمر ہوں حسرت سے دیکھئے
بارِ ثمر سے ہائے دبے جا رہا ہوں میں

ماں بیٹے سے ہے بڑھ کے مجھے زنِ زشت خو
اس پہ فدائے جان کئے جا رہا ہوں میں

سنتے ہیں دیر ہے مگر اندھیر تو نہیں ۔ قدرت کا انتقام ابھی رو بکار ہے

آپ بیتی کا اظہار

اے رنج و الم سے بیگانو
تم میرا فسانہ کیا جانو
وہ تیر چلے ہیں سینے پر
کیوں کوئی مرے اس جینے پر
اب کون ہے دنیا کے ستم
ناشاد دکھیارو سو جاؤ

۲

کچھ جھاڑ لگائے مالی نے
سینچا تھا انہیں ارمانوں نے
جب پھول کھلے اور پھل آئے
حسرت وارماں بل کھائے
اب لوٹ لیا قزاقی نے چمن
مالی و مالن سو جاؤ

۳

کیا اپنے کہوں کیا بیگانے
سب مطلب کے ہیں دیوانے
ہے رنگ دگرگوں دنیا کا
نا پاس پدر نا مادر کا
اب دورِ جواناں آیا ہے
بوڑھے ابا جی سو جاؤ

۴

دولت کے نشے میں سن لے اجی
فرعون بنے رہتے ہیں سبھی
موسیٰ جو انہیں ملجائے کبھی
ایوان سحر ڈھا دے گا جبھی
فرعون بھی آخر ڈوب مرا
اے بے سروساماں سو جاؤ

۵

نگری میں میری آیا ہے صنم
لے ہاتھ میں اپنے تیر و تفنگ
اک تیر نے گھائل ہم کو کیا
دیرینہ تمنا پوری کیا
ناحق کہ ہمیں بدنام کیا
اے رنج الم اب سو جاؤ

۶

نازل ہوں بلائیں روزانہ
اس دیدہ تر کا کیا کہنا
اک درد نہیں سو درد ہوں ہیں
غمناک مرا ہے افسانہ

اے چاکِ گریبانِ مجنوں دل
اے یادِ بہاراں سو جاؤ

۷

کیوں ہم پہ ہے کب سے اشک فشاں
اے دیدۂ نم اے خوں چکاں
کیا تو بھی سراپا غم بن کر
تڑپائے ہے ہم کو شام و سحر
اے وادیٔ غم اے کوہِ الم
اے دیدۂ پرنم سو جاؤ

۸

یہ راز سحر ہے فرزندم
ان باب سے جو ہو لیں برہم

کچھ روشنی نیر روشن ہو تم
ظالم نے کیا ہے ستم پہ ستم
تعویذ سلیمانی لے کر
تصویر پریشاں سو جاؤ

۹

کچھ بات نہ تھی اکجا رو دفتر
افسانہ بنا ڈالا ہے مگر
جب عشقِ صنم سو پیش نظر
پھر مرضیٔ حق کا گریہ ہو گذر
نیرنگ زمانہ دنیا ہی
غارت گر ایماں سو جاؤ

۱۰

اک نظر شفقت ہم نے کی
پھر جان سپھوڑے کی بخشی
اب وہی سپولا سانپ بنا
دل و جگر کا خسار بنا
کیا الٹا زمانہ آیا ہے
نخصو صاحب کے حمید سو جاؤ

۱۱

انسوں سے کہاں تجربے ہیں بھلا
وہ داغ کے جو بیٹھیں نے دیا
کچھ رحم انہیں آتا ہی نہیں
اللہ کی قسم ہے تحقیق
اب ان کو دعا سو دل سے کرو
مجبور ہیں حیدر سو جاؤ

مجموعۂ افکار

شب ہے مقدر جو کہ انجام ہم آئے
تقدیر [illegible] ہیں بستہ
ہماری گلی میں [illegible] میں سر
سمجھتی ہو چھپا [illegible] کیا ہے
یہ مجھ ہم [illegible] فضا ہم
ہم زمین [illegible] رہا باقی
کا دو [illegible] حیدر

کسی کی خون بست تو جھوٹ لوٹ گئے
گرے تو شکست و ہم کچھ تیر آئے
ہم آنکھ کو کرون [illegible] بن گئے
جوا ہے کھر دل کے [illegible]
[illegible]
گر ہے مقدر جو گئے

مقدر کا شکار

مقدر کو اپنے بہت رو چکے ہیں
نہ کام آیا ہے کبھی کل چمن کا
طریقہ عمل بس صبر آزما ہے
دفعہ ہے [illegible] مجبور [illegible]
محبت ہستی کی محو رہو

کہانی جوانی کی ہم کھو چکے ہیں
چمن ہی خود ہم دھو چکے ہیں
بہت نذر [illegible] ہو چکے ہیں
غمِ زندگی کی یہ کیا ہو چکے ہیں
[illegible] ہو چکے ہیں

جگر پارے جدید

داستانِ غم

ہم پہ ستم اے خدا دیکھئے کب تک رہے
اپنا الم دیکھیا دیکھئے کب تک رہے

یاروں کو گل و ثمر بلکہ زر بے شمار
یہ رہ لطف و عطا دیکھئے کب تک رہے

خویش و اقارب پہ ہو نظر کرم کا نکھار
ہم پہ یہ قہر کی نگاہ دیکھئے کب تک رہے

مشتمل دنیا تری کنبہ، زوجہ یہ سب
یہ عمل نا روا دیکھئے کب تک رہے

کیوں تری دنیا سے دور غمزدہ ماں باپ ہیں
یہ تیرا جور و جفا دیکھئے کب تک رہے

تاب و تواں جا چکے صبر بھی جاتا رہا
جان ہے بہر رضا دیکھئے کب تک رہے

سحر کی کڑیوں میں تو سر بسر محسور ہے
بندھا ہے دست و پا دیکھئے کب تک رہے

غم و مصائب خدا الحفظ والاماں
آنسو روانی جدا دیکھئے کب تک رہے

غیر کو لذت بہت اپنے لئے تلخ تر
اپنے بھیوں کی ادا دیکھئے کب تک رہے

جس نے کرایا سحر جس نے کیا خوار ہو
ان کا چمن ہرا بھرا دیکھئے کب تک رہے

ظلم و تشدد تیرا بر سر حیدر بہت
خانہ ہے ماتم کدہ دیکھئے کب تک رہے

باغ کے ثمرات پر قبضہ مالی نہیں
غیر کا قبضہ بھلا دیکھئے کب تک رہے

باغ کا حافظ خدا دیکھئے کب تک رہے

آنکھوں سے آنسو رواں دل میں ہے سوز تپش
لب پہ ہے آہ و فغاں دیکھئے کب تک رہے

ہمکو بس واحد خدا تجھکو تیرے اولیاء
تیرے ہزاروں خدا دیکھئے کب تک رہے

التجا تجھ سے میری اے خدا سن لے کبھی
بے اثر اپنی دعا دیکھئے کب تک رہے

اپنی دعا عرش تک ہم نے تو پہنچائی ہے
ٹکٹکی باندھے نگاہ دیکھئے کب تک رہے

عجز سے اپنی دعا خاطر مولیٰ ضرور
غیر سے تیری دعا دیکھئے کب تک رہے

اب تو کہیں ہزاروں میں اک نونہال ہے ماں باپ کو رکھا جو ہمیشہ خوشحال ہے حیدر

احوال واقعی

فضل خدا کو کرے اپنی دعا کے ساتھ — اتنا اثر ہی ہوتا ہے ہر التجا کے ساتھ

رو رو کے سر کے مانگیں دعا میں بھی جو دیکھو — ٹھکرا دی گئیں ہائے وہ کس ادا کے ساتھ

رحم و کرم کا ملتجی حیدر سبقی تو ہے — کرتا دعائے عجز ہے شرم و حیا کے ساتھ

لو نقطو یہ اپنی نظر صبح و شام سے — ہو جائیگی قبول دعا عفو و عطا کے ساتھ

ستر گنا زائد ماں کی دل سے تجھ کو ہے وہ رحیم — اتنا فہم ضرور ہے اپنے خدا کے ساتھ

ذات خدا قریب ہے شہ رگ سے بھی ترے — کیوں دربدر بھٹکتا ہے اپنی دعا کے ساتھ

ذات علی کہاں اور کہاں ذات ذوالجلال — شان علی تو نانک دی شان خدا کے ساتھ

منت مرادیں مانگنے قبروں پہ چل پڑے — کیا خبر کہ عقیدہ ترا اولیاء کے ساتھ

دن رات بیٹوں سے کچھ واسطہ نہیں — کوئی خدا پرست ہو صدق و صفا کے ساتھ

پوچھے کوئی غرض بیٹوں سے دنیا میں ہیں یا کیا — خوش دامن ہیں کیسے بیگانہ ناز و ادا کے ساتھ

بیٹوں کے درد نے ہمیں بے درد کر دیا — ظلم و ستم کو سہتے ہیں صبر و رضا کے ساتھ

اپنے دل و جگر کا تو احوال کیا کہوں — مثل شمع وہ جلتے ہیں آہ و بکا کے ساتھ

ماں باپ اور بھائی بہن بالائے طاق ہیں — ہے دل شکن سلوک ترا اقربا کے ساتھ

برعکس تیرا فیض تو بر خاندان زن — کیا کیا کروں بیاں میں آہ رسا کے ساتھ

بیوی کے بھائی بہن ہر ایک رشتہ دار — کیا چھا گئے ہیں گھر پہ تیرے مکر و دغا کے ساتھ

مال حرام بود کہ بجائے حرام رفت — دریا دلی دکھائی ہے ان بے حیا کے ساتھ

توحید کی تعیش میں ہیں سنت کی جھلکیاں — حیدر کی یہ نشست ہے فضل خدا کے ساتھ

الفاظ اشک لاؤں کہاں سے میں اے خدا — مجبوری کا شکن ہے خیر الوری کے ساتھ

مجبور ہوا تیرا ہے مقدر تو غم نہیں — حیدر تیرا [illegible] ہے [illegible] کے ساتھ

رشد و ہدایت سے اولاد کی بے رخی

جن کی خاطر جو کیے ہم نے رسالے تالیف ۔۔۔ جھلکیاں تھیں وہ سراسر پے قرآن و حدیث
نہ کسی نے ہی پڑھا اور نہ کھولا تھا انھیں ۔۔۔ زینت طاق بنے تھے وہ رسالے تو کہیں
ہائے اولاد نے کیا ان کی قدر دانی کی ۔۔۔ بے رخی رشد و ہدایت سے کی نادانی کی
نہ رہا خوف خدا نا انہیں عشق رسولؐ ۔۔۔ ختم قصہ کو کرو عقل پہ ہے ماٹھی دھول
کیا ہی برگشتہ ہے قسمت تری اے جان پدر ۔۔۔ منحرف تو ہے عزیزوں سے یہ ہے اثر سحر

دل گیر باپ

وجود میرا ہے کانٹا سا اک کھٹکتا ہوا ۔۔۔ فنا کے گھاٹ اتر جاؤں ہو خوشی سب کی
کبھی نہ سمجھا مجھے اپنے ہی عزیزوں نے ۔۔۔ نگاہ قدر سے دیکھا کبھی نہ الفت کی
کسی کا باغ ہے قبضہ کسی کا ہے یارو ۔۔۔ عجیب چرخ کی شوخی ہے بات قسمت کی
عزیز جورو کے گھر پر ترے جو چھائے ہیں ۔۔۔ رہی نہ شرم و حیا بڑی ہے بات غیرت کی
چراغ گھی کے جلیں گھر پہ گھر عزیزوں کے ۔۔۔ سنیں گے خبر کہ حمید نے جبکہ رحلت کی

توحید باری تعالیٰ

کوئی بندہ خدا نہیں ہوتا ۔۔۔ پھر خدا سے جدا نہیں ہوتا
سر بہ سجدہ ہو عرض خدمت کر ۔۔۔ مدعا پھر خطا نہیں ہوتا
بزرگوں کا مقام عالی ہے ۔۔۔ کوئی مشکل کشا نہیں ہوتا
نعمتیں اس قدر عنایت کیں ۔۔۔ شکر کچھ بھی ادا نہیں ہوتا
محویت اس قدر کہ کیا کہنے ۔۔۔ ہم کو اپنا پتہ نہیں ہوتا

بندۂ رب کو غیر سے امید
باوفا بے وفا نہیں ہوتا
غرق کیوں ہو سفینۂ حیدر
کیا خدا ناخدا نہیں ہوتا

جلوۂ یار

یار ہر سو جلوہ ہے اس کا وہ نہیں آیا نظر
اینما کنتم کہا قرآن نے ہے سربسر
دیدۂ احول چہ بیند گرچہ آنست جلوہ گر
اک نگاہ یار در عقدہ کشائی کارگر

حیدر

حضور پر نور پر وداعی سلام

الوداع شاہ دو عالم الوداع
الوداع اے فخر آدم الوداع
درد و غم تیری جدائی میں سہوں
کب تلک میں کیا بتاؤں کیا کہوں
حاضری دربار کی پھر سلام شوق کا
تھا نہایت پر کیف عالم ذوق کا
برکتیں نازل تھیں ہر دم پرتو سے
دل میں دیدار لقا تھا الوداع
نور سے معمور تھی مسجد تیری
ایک کوٹھی کی ضرار دل پر تری
اک نظر پائیں پہ تیرے حسن کی
اس نے جنت کی یقیناً راہ لی
خوں رلائے گی تیری یاد اے نبی
الوداع شاہوں کے شاہا الوداع
جھولیوں کو اپنی بھر کر لے چلے
لے چلے کیا خوب بھر بھر کے چلے
اک مگر حیدر تیرا ادنیٰ غلام
رہ گیا محروم اے خیر الانام
اک نگاہ لطف ہو اس پر مدام
چشم تر کہتا ہے شاہا والسلام

[illegible]